

قرآن کے اسماء

از جناب ابوالمعالی لہیق احمد صفاق نقمانی۔ لغام آباد

قرآن مجید کی امتیازی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس کتاب کے جتنے نام وحی الہی نے رکھے ہیں وہ سب ایک خاص معنوی شان رکھتے ہیں۔ اور اس کے مقصد تنزیل اور اس کی تعلیم کی نوعیت پر پوری روشنی ڈالتے ہیں۔ نیز ان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس مقدس کلام کے اندر اللہ تعالیٰ ہر قسم کی ضروریات دینی و دنیوی کی تکمیل فرمائی ہے۔ اس وجہ میں قرآن مجید و فرقان حمید کے انہی اسماء کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو خود قرآن میں وارد ہوئے ہیں۔ اور جن میں سے ہر ایک اسم میں اس کتاب کے کسی نہ کسی خاص کمال کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۱۔ سب سے پہلا نام قرآن ہے جس سے یہ پاک کتاب ساری دنیا میں عام طور پر مشہور ہے یہ نام وحی الہی کے اندر مستعد مرتبہ آیا ہے: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

بَلَدِكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنُ مُبِينٍ۔

قُرْآنًا نَّفَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ۔

وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِعَتْ بِهِ الْآرَاضُ أَوْ كَلِمَةً

بِهِ الْوَقْتُ۔

لَوْ أَنْزَلْنَاهُ هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

إِنَّهُ قُرْآنٌ كَرِيمٌ

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ۔

نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ۔

لفظ قرآن قرآن سے مشتق ہے جس کے معنی جمع کے ہیں یعنی اکٹھا کرنا یا ایک چیز کو دوسری کے ساتھ ملانا اور جو نوحہ پڑھنے میں عروذ کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا جاتا ہے اس لئے قرآن کے معنی پڑھنے کے بھی ہیں اور اس معنی کے لحاظ سے اس کتاب کا نام قرآن فرمایا اور اس پر خود قرآن کریم شاد ہے کیونکہ سب سے پہلی وحی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا ہے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ یعنی اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا۔ پس سب سے پہلا لفظ وحی نبوت کا اِقْرَأْ ہے اور اسی کے مطابق اس پاک وحی کا نام قرآن فرمایا یعنی جو چیز پڑھی جاتی چاہئے۔

مگر قرآن کے معنی اسی حد تک محدود نہیں ہیں۔ لفظ قرآن کے اندر اس کتاب کے ہمیشہ پڑھے جانے کی پیش گوئی بھی ہے کون کہہ سکتا تھا کہ یہ کلام جو آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے دنیا میں ایسی قوت حاصل کریگا کہ ساری دینا اس کو پڑھے گی اور اسی صورت میں پڑھے گی جس صورت میں وہ نازل ہوا پھر کسی سفائی سے پیش گوئی آج پوری ہو رہی ہے قرآن کو پڑھے جانے کے لحاظ سے ایک ایسا امتیاز دیا گیا ہے جو کسی اور کتاب کو حاصل نہیں۔ اگر دوسری کتاب میں بھی قرآن کی طرح پڑھی جائیں یا اسی طرح پڑھے جانے کے قابل سمجھی جائیں تو وہ بھی اسم قرآن کی مستحق ہو جائیں لیکن خدا بزرگ و برتر نے اس لفظ کو صرف ایک ہی کتاب کے لئے مخصوص فرمایا ہے اور اسی کو یہ نعرہ حاصل ہے کہ ساری دنیا میں کوئی کتاب نہیں جو قرآن کے برابر پڑھی جاتی ہو کوئی آبادی ایسی نہیں جو اس کی قرأت سے خالی ہو کوئی ملک کوئی شہر ایسا نہیں جو اس کے پڑھنے والوں سے خالی ہو جب سے قرآن پاک کا نزول ہوا ہے اسی وقت سے اس کو یہ عزت حاصل ہو گئی کہ پڑھے جانے میں اس کی برابری کوئی دوسری کتاب نہ کر سکی پس یہ کیسا پر معنی کیسا پر حکمت لفظ ہے جو اس کتاب کے نام کے لئے مخصوص ہوا۔ ایسی عزت تو عالم

کون و فساد میں کسی کتاب کو بھی میسر نہ ہوئی۔

(۲) دوسرے عظیم الشان نام قرآن حکیم کہ کتاب ہے چنانچہ قرآن حکیم کی ابتدا ہی ان الفاظ سے ہوتی ہے۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَدَيْكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ - هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ** یہ نام بھی قرآن حکیم کے اندر بار بار آیا ہے اور کتب سے مشتق ہے جس کے معنی لکھنے کے ہیں گویا اس میں اس کے لکھے جانے کی طرف اشارہ تھا چنانچہ جب سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہوا اسی وقت سے آپ نے اس کے لکھنے کا بھی اہتمام فرمایا بلکہ اس کے لکھنے والوں کے متعلق بھی ایک پیش گوئی ہے۔ **يَا أَيُّدِي سَفَرًا وَكِتَابًا** یعنی اس کے لکھنے والے بڑے بڑے مرتبوں پر پہنچیں گے چنانچہ اس کے اول کاتب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے انسان تھے جن کو صدیق کا خطاب عطا کیا گیا تھا۔ اور جن کو مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت افضل البشر بعد النبی کہتی ہے۔ ان کے علاوہ جس قدر بڑے آدمیوں نے قرآن کریم کی کتابت کی ہے ایسے معزز آدمیوں نے دنیا میں کسی کتاب کی کتابت نہیں کی بڑے بڑے عظیم الشان بادشاہ بھی قرآن حکیم کی کتابت کرتے رہے جیسے عمر بن عبدالعزیز۔ نصیر الدین محمود غازی محی الدین اورنگ زیب۔

۳۔ ایک نام قرآن کریم کا الذکر ہے اور بعض جگہ دوسری صورت میں ذکر کی اور تذکرہ بھی آیا ہے جیسے فرمایا **«إِنَّا نَحْنُ الذَّكْرُ وَإِنَّا لَهُ لَنَحَافِظُونَ**۔ ذکر کے معنی عربی زبان میں یاد دلانے اور نام و ربی اور شرف کے ہیں اول معنی کے لحاظ سے اس نام کے رکھنے میں یہ بتانا مقصود ہے کہ اس کی تعلیم ان باتوں کو یاد دلاتی ہے جو انسان کی فطرت کے اندر مستور ہیں گویا اس نام میں اسلام کے فطری مذہب ہونے کی طرف اشارہ ہے اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ادا زکیہ میں اس کتاب کے شرف و عزت حاصل کرنے اور تمام کتابوں میں سربراہ آوردہ اور نامور ہونے کی طرف اشارہ ہے اور یہ اشارہ بھی ہے کہ اس کو قبول کرنے والے اور اس کی نفعات پر عمل کرنے والے دنیا میں شرف حاصل کریں گے جیسا کہ ایک

فَمَا يَوَإِثُّهُ لِذِكْرُكَ وَلَقَوْمٌ آثَرُكُمْ - اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا فِيهِ ذِكْرُكُمْ۔

۴۔ ایک نام الفرقان ہے۔ تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ ۖ وَلِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا۔ فرقان کے معنی فرق کر دینے والے کے ہیں اور مراد اس سے یہ ہے کہ یہ کتاب حق و باطل میں فرق کر دینے والی ہے۔ اس کی تعلیم ایسی کھلی کھلی ہے کہ حق و باطل میں کھلا کھلا فرق کر دیتی ہے اس لئے یوں بھی فرمایا لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ دِينَ اسْلَامٍ میں کوئی جبر و زبردستی نہیں کیونکہ رشد و گمراہی یعنی حق و باطل کھلے کھلے الگ ہو گئے ہیں۔

۵۔ ایک نام الہدی ہے یہ بھی کثرت کے ساتھ قرآن میں آیا ہے پانچہ۔ ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ۔ اور قُلْ إِنَّ هُدًى اللّٰهُ هُوَ الْهُدَى۔ یعنی اے پیغمبران سے کہہ دو کہ یقیناً اللہ کی ہدایت ہی الہدی ہے۔ یعنی انسان کے لئے حقیقی اور سچی ہدایت قرآن پاک ہے۔ ہدایت مراد یہ ہے کہ انسان کو راہ دکھا کر اس کے کمال تک پہنچاتا ہے۔

۶۔ ایک نام التنزیل ہے وَآيَاتُهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ گویا یہ انسان کا کلام نہیں بلکہ سب جانب اللہ وحی ہے۔

۷۔ ایک نام حکم ہے اور حکیم حکم اور حکمت بھی فرمایا۔ كَذَٰلِكَ أَنزَلْنَا هَٰذَا حُكْمًا وَعَرِيشًا ۚ اِسْمَارِمْ يَہ اشارہ ہے کہ قرآن کریم مضبوط فیصلے کرتا ہے اور اس کے اندر دانائی اور حکمت کی باتیں ہیں۔

۸۔ ایک نام الموعظۃ ہے مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ اس میں لوگوں کے لئے وعظ اور نصیحت کی باتیں ہیں۔

۹۔ ایک نام الشفاء ہے هُدًى وَشِفَاءٌ سارے اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج ہے۔

لکھنؤ ہر ایک بیماری کا علاج ہے جو انسانوں اور قوموں کو تباہ کر دیتی ہے۔

۱۰۔ ایک نام الرحمة ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رحمت ہے۔

(۱۱) ایک نام انخیر ہے یعنی انسان کی کل بھلائی کی باتیں اس کے اندر جمع کر دی ہیں یا یہ کہ سراسر بھلائی ہی بھلائی اس میں ہے اور کوئی نقصان پہونچانے والی اور تکلیف پہونچانے والی بات نہیں ہے۔
۱۲۔ ایک نام الروح ہے کَذٰلِكَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ وَحٰیًا مِّنْ اَمْرِنَا۔ اس میں یہ بتانا مقصود ہے کہ انسان کو حقیقی زندگی اسی کلام سے ملتی ہے۔

(۱۳) ایک التبیان ہے اور میں بھی فرمایا یعنی اس کے اندر ہر ایک ضروری بات کو لکھ بیان کر دیا گئی ہے اور اچھی طرح واضح کر دی گئی ہے۔ کوئی الجھاؤ نہیں ہے۔ کوئی بات تشنہ نہیں ہے۔ حق پر جتنے پردے تھے سب ہٹا دئے گئے ہیں۔

۱۴۔ ایک نام البرآن ہے قَدْ جَاءَ كَثْرٌ مِّنْ هٰذَا مِمَّنْ ذَبَّكَرُ اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ اس کے اندر نرے دعویٰ ہی دعویٰ نہیں بلکہ دلائل بھی ہیں۔ گویا جس امر کا دعویٰ کیا ہے اس کی دلیل بھی ساتھ ہی دی ہے۔

۱۵۔ ایک نام اتحق ہے یعنی سچائی۔ گویا سب سچائیاں اس کے اندر ہیں اور جو کچھ اس کے اندر سب حق ہے اتحق نام میں اس طرٹ اشارہ ہے کہ یہ دنیا میں مضبوط پاؤں جلانے لگی اور کوئی چیز اسے اکھیر تک بچتی
۱۶۔ ایک نام القیم ہے یعنی قائم رکھنے والی۔ و حقیقت اسی کے ذریعہ سے دنیا کا قیام ہے کیونکہ اگر اس کے ذریعہ سے دنیا میں روشنی پہنچتی تو دنیا تباہ ہو جاتی پھر یہ صداقت کو بھی قائم رکھتی ہے اور ہر ایک انسان کو بھی سیدھی راہ پر قائم رکھتی ہے اس کے اندر کوئی پٹریا بن نہیں ہے۔

۱۷۔ ایک نام المؤمنین ہے یعنی حفاظت کرنے والی وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيَّنَّ يَدَیْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيِّمًا عَلَیْهِ یعنی کل سابقہ کتابوں کی جو اس سے پہلے آپکس حفاظت کرنے والی ہے ہر ایک صداقت جو ان کتابوں میں اس قابل تھی کہ اسے باقی رکھا جائے اس کی حفاظت دُرّ حکیم نے کر دی۔

۱۸۔ ایک نام المبارک ہے جس کے معنی ہیں کثیر الخیر۔ ائٹھ برکتہ یعنی وہ برکت جو کبھی منقطع نہیں ہوتی، جہاں توریت اور انجیل کے ذکر کے ساتھ قرآن کریم کا ذکر کیا ہے وہاں کوئی ایسا لفظ بھی بڑھا دیا ہے یہ بتانے کے لئے کہ اس کتاب کی خیر و برکت ہمیشہ تک ہے پہلی کتابوں کی طرح منقطع نہ ہو جائیگی۔

۱۹۔ ایک نام حبل اللہ ہے وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا۔ یعنی یہ اللہ تک پہنچانے کا ذریعہ ہے کیونکہ حبل کے معنی ذریعہ کے ہیں۔

۲۰۔ ایک نام اس کا مصدق بھی ہے کیونکہ دنیا میں ہی ایک کتاب ہے جس نے دنیا کے سارے نبیوں کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لانا ضروری قرار دیا۔

۲۱۔ ایک نام اس کا انور بھی ہے وَانْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا نور وہ چیز ہے جس سے امتیاز پیدا ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے بھی جو روشنی ڈالی اس نے سب چیزوں میں امتیاز کر دیا۔ کھرا کھوٹا۔ کمال ناقص۔ بھلا برا۔ نیک و بد۔ ضلالت و ہدایت۔ نور ظلمت سب الگ الگ نظر آ گئے اور یہ وہ نور ہے جس نے دنیا کی ساری تاریکیوں کو دور کیا۔

شرک کی ظلمت۔ توہمات کی ظلمت۔ بت پرستی کی ظلمت۔ انسان پرستی کی ظلمت۔ حرص و ہوا کی ظلمت۔ رسم و رواج کی ظلمت۔ غرض سب ظلمتوں کے پردے چاک کر دیے۔

ان کے علاوہ ادھیڑی گئی اس کا قرآن کریم کے آئے ہیں۔ سردست اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے ان اسرار سے بھی ظاہر ہے کہ کسی طرح خدائے بزرگ و برتر نے اس کتاب پاک کے مختلف نام رکھ کر یہ بتا دیا ہے کہ ہر ایک قسم کی ضرورت اس کے اندر پوری کر دی گئی۔

اگر ایک طرف اکتملت کا دعویٰ ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ سے دین کو ہم بے کمال کر دیا تو دوسری طرف اس کے کمال کے مختلف پہلوؤں کو بھی مختلف اسماء میں ظاہر کر دیا ہے۔